

5126-قرآن کریم میں سجدہ تلاوت کے مقام

سوال

وہ کونسی آیات ہیں جن میں سجدہ کرنا ضروری ہے؟

پسندیدہ جواب

قرآن مجید میں پندرہ جگہ پر سجدہ کرنا ضروری عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے، ان میں سے تین مفصل اور سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں۔ رواہ ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، دارقطنی، نے روایت کی اور منذری اور امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن کہا ہے۔

اور وہ پندرہ سجدے مندرجہ ذیل ہیں :

1۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَیَسْتَعْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِمْ وَلَیَسْمَحُونَ﴾ (یقیناً جو آپ کے رب کے نزدیک ہیں وہ اس کی عبادت سے متکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں) الاعراف (206)

2۔ ﴿وَلِلَّهِ سَجْدَةٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طُوعًا وَكَرْهًا وَظُلْمًا عَلِيمٌ بِالْفُتُورِ﴾ (اللہ ہی کے لیے زمین اور آسمان کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے، اور صبح و شام ان کے سامنے بھی۔ الرعد (15)۔

3۔ ﴿وَلِلَّهِ سَجْدَةٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةِ وَهُمْ لِلَّهِ سَجْدُونَ﴾ (یقیناً آسمان و زمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے) النحل (49)۔

4۔ ﴿قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ مَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا مِنْ قَبْلِهِ أَذِیَّتِلْ عَلَیْهِمْ سَجْدُونَ عَلَیْهِمْ لَافِتَانٌ سَجْدًا﴾ (کہہ دیجئے! تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ، جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں) الاسراء (107)۔

5۔ ﴿إِذَا تَلَّی عَلَیْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًا﴾ (ان کے سامنے جب اللہ رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی تو یہ سجدہ کرتے روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے) مریم (58)۔

6۔ ﴿إِنَّمَا تَرَانِ اللّٰهُ یَسْجُدُ لَهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَمِنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالْأَنْبَاءُ وَكُلُّ مَنْ فِيهَا سَاجِدٌ لِلَّهِ فَالْمَنْعُومُ﴾ (کیا تو دیکھ نہیں رہا کہ سب آسمان والے اور زمین والے، اور سورج چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے، جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اسے کوئی بھی عزت دینے والا نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ جو چاہتا کرتا ہے) الحج (18)۔

7۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (اے ایمان والو! رکوع و سجدہ کرتے رہو اور اپنے رب کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ) الحج (77)

8۔ ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا مَا الْمَرْحُومُ أَوْ لَمْ يَأْمُرْنَا بِذَلِكَ قَالُوا مَا نَجِدُ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ﴾ (اور جب بھی ان سے رحمن کو سجدہ کرنے کا کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں رحمن کیا ہے؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا تو ہمیں حکم دے رہا ہے اور اس (تبلیغ) نے ان کی نفرت میں مزید اضافہ کر دیا) الفرقان (60)

9۔ ﴿الْإِسْجُدُ لِلَّهِ الَّذِي مَخْرَجَ الْحَبَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيُعَلِّمُ مَا تَحْتُونَ وَمَا تَعْلُونَ﴾ (کہ اسی اللہ تعالیٰ کے لیے سجدے کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو نکالتا ہے، اور جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو وہ سب جانتا ہے) النمل (25)۔

10۔ ﴿إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ﴾ (ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی اس کی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے) السجدة (15)۔

11۔ ﴿وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَاتُهَا فَاسْتَغْفَرُ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ﴾ (اور داود علیہ السلام سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے، پھر تو وہ اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گر پڑے اور پوری طرح رجوع کیا) ص (24)۔

12۔ ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾ (اور دن رات اور سورج چاند بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، تم سورج کو سجدہ نہ کرو اور نہ ہی چاند کو بلکہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا فرمایا ہے، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو) فصلت (37)۔

13۔ ﴿فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا﴾ (تو اللہ ہی کو سجدہ کرو اور اس کی ہی عبادت کرو) النجم (63)۔

14۔ ﴿إِذَا قَرَأْتَ عِلْمَ الْقُرْآنِ فَلَا تُسْجِدْ لَهُ﴾ (اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے) الانشقاق (21)

15۔ ﴿كَلَّا لَا تَطْعَمُ وَلَا يَاسْجُدُ وَاقْتَرَبَ﴾ خبر دار! اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا اور سجدہ کر اور قریب ہو جا) العلق (19)۔ فقہ السیۃ (186/1-188)

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تمام المیہ میں اس پر تعلق لگاتے ہوئے کہا ہے کہ :

یہ حدیث ہرگز حسن نہیں ہو سکتی کیونکہ اس میں محمول راوی ہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے "التلخیص" میں منذری اور نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحسین کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ : اور عبدالحق اور ابن قطان نے اسے ضعیف کہا ہے، اس کی سند میں عبد اللہ بن منین جو کہ محمول ہے اور اس سے روایت کرنے والا حارث بن سعید العتقی بھی غیر معروف ہے۔

اور ابن ماکولا کا کہنا ہے کہ : اس حدیث کے علاوہ اس کی کوئی اور حدیث نہیں ہے۔

اسی لیے طحاوی نے یہ اختیار کیا ہے کہ سورۃ الحج کے آخر میں دوسرا سجدہ نہیں، اور علی میں یہی مذہب ابن حزم نے اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ : اس لیے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں اور نہ ہی اس پر اجماع ہے، لیکن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبد اللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس میں سجدہ ثابت ہے۔

پھر ابن حزم کتاب میں باقی سجدوں کی مشروعیت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں پہلے دس سجدوں کی مشروعیت پر اتفاق ہے، اور اسی طرح طحاوی نے بھی شرح المعانی (211/1) میں اس پر اتفاق نقل کیا ہے، لیکن انہوں نے سورۃ فصلت (حم السجدة) کے سجدہ کے بدلے میں سورۃ "ص" کا سجدہ ذکر کیا ہے، پھر بعد میں ان دونوں سجدوں کو صحیح اسناد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ "ص" النجم اور "الانشقاق" اور اقراء "میں سجدہ کیا، اور یہ تینوں آخری سجدے سور مفصل میں ہیں جس کا ذکر حدیث عمرو جو کہ ابھی ذکر کی گئی ہے۔

تو مجموعی طور پر اس حدیث مع اسناد ضعیف ہونے کے باوجود اس کے عمل پر امت کا اتفاق ہے، اور احادیث صحیحہ باقی سجدوں سورۃ الحج کے دوسرے سجدہ کے علاوہ کی شہاد ہیں، سورۃ الحج کے دوسرے سجدہ کی سنت صحیحہ سے کوئی شہادت نہیں ملتی، الایہ کہ بعض صحابہ کا اس پر عمل ہے، جو کہ اس کی مشروعیت پر دال ہے اور جبکہ خاص کر اس کی کوئی مخالفت نہیں ملتی۔

تو خلاصہ یہ ہے قرآن کریم میں پندرہ سجدے ہیں جو کہ ابھی اوپر ذکر کیے گئے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔